آسان زبان میں خواتین کے احکام

حیض-استحاضہ - نفاس- غسل- تیمّم

مطابق فتوی

مرجع عالیقدر آقای حاج سید علی حسینی سیستانی (دام ظلہ)

توجّہ: اس کتابچہ میں جو احکام احتیاط واجب کے موارد میں سے ہیں انہیں [ ] علامت میں قرار دیا گیا ہے تاکہ مکلّف اس مسئلے میں کسی دوسرے مجتہد کی طرف اعلم کی ترتیب کی رعایت کرتے ہوئے رجوع کر سکے

پیش گفتار

مَنْ عَمِلَ صَالِحاً مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثىٰ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿سوره النحل/آیت۹۷﴾

ہر وہ مرد و عورت جو نیک اعمال انجام دے اور مؤمن ہو تو ہم اسے پاک و پاکیزہ زندگی عنایت کریں گے آور ان کو ان کے عمل سے بہتر عطاء کریں گے۔

دین اسلام نے خواتین کی عزّت افزائی کے لیے بہترین نمونہ عمل پیش کیا ہے اور اس کی شخصیت، ذمہ داری اور اس کی توانایي کو زینت بخشی ہے اور کبھی بھی اس کے مقام اور منزلت کو نیچا نہیں دکھایا ہے۔

دینی تعلیمات پر ایک مختصر نگاہ ڈالنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ دین اسلام نے آغاز خلقت سے لیکر کمال کے بلندترین درجات پر پہونچنے تک عورت کی تکریم فرمائی ہے، اور اس کے کمالات کے لیے کوئی حد معین نہیں کی ہے۔ دین اسلام نے احکام کو عورت کی عفّت کے مطابق قرار دیا اور ہمیشہ تاکید کی ہے کہ وہ خدا کی بارگاہ میں مورد توجّہ ہے، اس کے وجود میں احساس، خوف، امید اور سعی کو قرار دیا اور اسے مردوں سے پہلے شرعی تکلیف اور خداوند متعال سے

رابطے کا شرف بخشا ہے۔

حیا اور پاکدامنی کا لباس اس کی فطرت میں رکھ کر اسے طمع اور ہوس رکھنے والے افراد سے محفوظ کیا ہے اور اس کی خوبصورتی کو محفوظ رکھنے کے لیے مضبوط قلعہ قرار دیا اور انتخاب کی آزادی اس کے اختیار میں رکھا ہے یہاں تک کہ دینی تعلیمات میں مرد اور عورت کا برابر ہونا سب کے لیے واضح ہے۔

عورت کے سلسلے میں دین اور قدیم زمانے کی جاہلیت کے نظریے میں بہت فرق ہے، دین نے عورت کو پھول سے تشبیہ کیا ہے جس کی ذاتی خوشبو ہر جگہ کو معطّر کرتی ہے، جب کہ جاہلیت قدیم کے دور میں عورت کا پست ترین مقام ہوا کرتا تھا یا اسی طرح آج کی پیشرفتہ جاہلیت جو کہ عورت کی فنریکل اور سائیکلوجک کیفیت کی بھی منکر ہے۔

قرآن مجید نے قدیم جاہلیت کی کچھ اس طرح توصیف کیا ہے کہ﴿وَ إِذا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَ هُوَ كَظِيمٌ يَتَوارىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ ما بُشِّرَ بِهِ أَ يُمْسِكُهُ عَلىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرابِ أَلا ساءَ ما يَحْكُمُونَ﴾ ﴿سوره النحل/ آیت ۵۸-۵۹﴾

﴿اور جب ان میں کسی ایک (کے یہاں) لڑکی پیدا ہونے کی بشارت دی جاتی تو اس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا اور غضبناک ہو جاتا ہے، اور اس بشارت سے شرم کی وجہ سے لوگوں سے خود کو مخفی کرتا کہ (اس لڑکی) کو ذلّت کے ساتھ رکھے یا زمین میں دفن کردے؟﴾

اس بناپر ان دونوں جاہلیت میں سے ایک نے عورت کو محدود کردیا اور اس کے کردار کو ضایع کیا ہے جب کہ عورت کے سلسلہ میں یہ نظریہ خداوند متعال کی حکمت کے خلاف ہے۔

اور دوسری جاہلیت نے اسے کام کا وسیلہ اور خرید و فروخت کا سامان سمجھ کر اس کو بازار میں تبلیغ کا ذریعہ بنا رکھا ہے تاکہ مرد کی حیوانی خواہش کو پورا کرے، پس آج کی پیشرفتہ جاہلیت نے عورت کی اہمیت اور اس کے گھریلو نقش کی طرف بے توجہی کی ہے اور یہ کام گھروں کے نظام کے تباہ ہونے کا باعث ہوا ہے۔

یہ کہنا زیادہ روی نہیں کہلائے گی کہ بعض امور میں عورت کا کردار مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا اس کردار کو اداء نہیں کرسکتا، خداوند متعال کا ارشاد ہے﴿وَ مِنْ آياتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْواجاً لِتَسْكُنُوا إِلَيْها وَ جَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَ رَحْمَةً إِنَّ فِي ذلِكَ لَآياتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ ﴿سورہ الروم، آیت۲۱ ﴾ اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے (ایک یہ بھی) ہے کہ تمھارے لیے ہمسر قرار دیا تاکہ اس کے ذریعہ سکون حاصل کرو اور تمھارے درمیان محبّت اور ایک دوسرے کے بنسبت مہربان ہونا قرار دیا ہے۔ مرد اور عورت انسانیت میں برابر ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے دونوں کو ایک طرح خطاب کیا ہے، ارشاد ہوتا ہے: فَاسْتَجابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لا أُضِيعُ عَمَلَ عامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثى ﴿سورہ آل‌عمران،۱۹۵ ﴾ ان کے پروردگار نے ان کی دعا کو مستجاب کیا کہ تم سے کسی بھی صاحب عمل کے عمل کو خواہ مرد ہو یا عورت ضائع نہیں

کروں گا۔

عورت اس نمونہ عمل معلّم کی طرح کہ جو بچوں کو اپنے دامن میں تربیت دیتی ہے اور ایک مستحکم قلعہ کے مانند ہے جو سماج کو تباہ ہونے سے روکتی ہے اور یہی عورت ہے جو پیغمبروں اور اولیاء الہی کی ماں ہے۔اے مسلمان عورت ! دینی تہذیب کو دوسری تمام تہذیبوں سے مقایسہ کر اور دیکھ کہ ان میں کون سی تہذیب عورت کے لئے خوشبختی کا باعث ہے اور تو کس حالت میں اپنے ثبات اور سکون کو حاصل کر سکتی ہے اور اسلام کے قوانین میں ماں اور زوجہ کے حقوق اور ان کے مقام اور مرتبہ پر تامّل کر۔

جب عورت دوسروں کے افکار کا بازیچہ بن گئی تو اس نے کس طرح سے اپنے مقام اور منزلت کو کھو دیا اور خود کو کم قیمت میں بیچ دیا، البتّہ دنیا میں اس کا یہ حال ہے تو آخرت میں اس کا کیا حال ہوگا۔

کثرت طلاق، خود کشی، ازدواج میں تأخیر، خاندانوں کی تباہی، بچوں کی محبّت اور الفت سے محرومیت، عورت کو خطرناک جگہوں پر قرار دینا اسے بازار میں لانا، اور اس کے احساسات کا پاس اور خیال نہ رکھنا ان تمام موردپر توجّہ کر۔

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ دینی لحاظ سے مرد اور عورت انسانیت اور تحصیل کمال میں ایک رتبہ پر ہیں اسے چاہیے کہ ہدایت کے راستے پر چلے اور خدا کی بارگاہ میں قرب حاصل کرلے تاکہ آخرت کی سعادت کو حاصل کرسکے، اس لئے لازم ہے کہ اپنے احکام کی بنسبت شناخت رکھتی ہو اور ہمیشہ شرعی احکام کو سیکھنے کی تلاش میں رہے اور اس پر عمل پیرا ہو اور اسی امر کے

بیان کے لئے موجودہ کتابچہ کو آمادہ کیا گیا ہے جس میں عورتوں کے احکام سے مربوط شرعی گفتگو کو سوٴال اور جواب کی شکل میں پیش کیا گیا ہے اس امید کے ساتھ کہ عورت دنیا اور آخرت میں بلند درجات حاصل کرسکے۔

حیض کے سلسلہ میں گفتگو

چاند کی تاریخ کے حساب سے آج میرا نو سال پورا ہو چکا ہے اور بالغ اور مکلّف ہو گئی ہوں میری ماں اپنی ہمیشہ کی جگہ پر بیٹھ کر مسکرا رہی تھیں، ان کی مسکراہٹ سے ایسا معلوم ہوا کہ کسی اہم موضوع نے ان کے ذہن کو مشغول کرر کھا ہے۔ انھوں نے کہا: آج تم سے حیض کے سلسلے میں گفتگو کرنا چاہتی ہوں میں اس سے قبل حیض کے بارے میں نہیں جانتی تھی گرچہ یاد آیا کہ اس لفظ کو سنا ہے لیکن جس چیز نے میری جستجو میں اضافہ کیا یہ تھا کہ میں نے دیکھا کہ عورتیں اس لفظ کو آہستہ اور شرم سے زبان پر لاتی تھیں گویا ایک شرمانے کا معنی اس میں چھپا ہوا ہو اس لیے جیسے ہی یہ معلوم ہوا کہ حیض کے بارے میں گفتگو کرنا چاہتی ہیں مجھے بھی شرم و حیاء آنے لگی لیکن میں نے اپنی حیاء پر کنٹرول کرنے کے لیے خود سے سوٴال کیا کہ کیوں حیاء کروں؟ یہ سوٴال تو بارہا میرے ذہن میں آتا رہا اور میرے ذہن کو مشغول کرتا رہا اگر حیض واقعاً شرم اور حیاء کی چیز ہے تو کیوں میری ماں آج اس کے بارے میں مجھ سے گفتگو کرنا چاہتی ہیں اور یاد آیا کہ ہماری گفتگو معمولاً شرعی مسائل کے بارے میں ہوا کرتی ہے پس حیض بھی بقیہ مسائل شرعی کی طرح ہمارا موضوع گفتگو ہو سکتا ہے کیوں ہم ایسے موضوع سے جس کے سلسلے میں قرآن کریم پیغمبر اکرم ﷺ اور آئمہ معصومین علیہم السلام نے گفتگو کی ہے شرم کریں؟ اور کیوں ایسے موضوع سے شرم و حیاء کریں جس کے احکام سے مکمل طور شناخت

رکھنا لازم ہے تاکہ ہم اس پر عمل کر سکیں یا دوسروں کو سکھا سکیں؟

ان تمام چیزوں میں فکر کر رہی تھی کہ ماں کی آواز کانوں سے ٹکرائی جو کہہ رہی تھیں: فاطمہ وہ چیز جو حیض کا باعث ہے خون حیض کا خارج ہونا ہے اور وہ خون جس کی عورتیں عادت رکھتی ہیں اور اسے اچھی طرح پہچانتی ہیں، اور معمولاً منظّم طور پر ہر مہینے مین ایک مرتبہ آتا ہے اس کی نشانیاں سرخ رنگ یا مائل بہ سرخ یا سیاہ اور گرم ہوتا ہے اور پے در پے فشار اور جلن کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔

فاطمہ: کیا عورتوں کے لیے حیض آنے کی کوئی معین عمر ہے؟

ماں: ہاں جس عورت کو حیض آتا ہے چاند کی تاریخ کے لحاظ سے اس کے نو سال پورے ہونے چاہئیں[1]

اور ساٹھ سال قمری[2] جو کہ یائسگی کا سن ہے پورا نہ ہوا ہو۔

فاطمہ: پس یہ خون ۹ سال سے ۶۰ سال قمری کے درمیان میں آتا ہے؟

ماں: ہاں ہر وہ خون جو لڑکی کو چاند کی تاریخ کے لحاظ سے ۹ سال پورے ہونے سے پہلے آئے (گرچہ اس سے ایک لمحہ پہلے) خون حیض نہیں شمار ہوگا اور جو خون ساٹھ سال قمری پورا ہونے کے بعد آئے حیض کے احکام اس پر جاری نہیں ہونگے۔

فاطمہ: خون کا آنا کتنے دن تک جاری رہتا ہے؟

---

[1] تقریباً آٹھ سال آٹھ مہینے بیس دن عیسوی کے برابر ہے

[2] تقریباً اٹھاون سال اسی دن عیسوی کے برابر ہے

ماں: حیض کی کمترین مدّت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔

فاطمہ: اگر تین دن سے کم آئے اور پھر قطع ہو جائے تو؟

ماں: وہ خون حیض شمار نہیں ہوگا

فاطمہ: اگر دس دن سے زیادہ آئے تو؟

ماں: جو خون دس دن کے بعد آئے وہ بھی حیض شمار نہیں ہوگا کیوں کہ خون حیض دس دن سے زیادہ نہیں ہوتا

فاطمہ: اگر عورت کے حیض کے ایام پورے ہو جائیں اور پاک ہو جائے اور پھر سے خون آئے مثلًا پاک ہونے کے نو دن بعد خون آئے اس کا حکم کیا ہے؟

ماں: وہ خون حیض نہیں ہے کیوں کہ ہمیشہ ایک حیض سے دوسرے حیض کے درمیان پاک ہونے کا فاصلہ دس دن سے کم نہیں ہونا چاہیے

فاطمہ: عورت کب اپنے کو حائض سمجھے؟

ماں: جب خون عادت وقتیہ کے زمانے میں یا اس سے پہلے کچھ مدّت مثلًا ایک یا دو دن آئے

فاطمہ: عورت کب صاحب عادت وقتیہ کہلائے گی؟

ماں: اگر عورت کو چاند کی تاریخ کے لحاظ سے دو یا چند ماہ پے در پے ایک معین زمانے میں خون آئے تو صاحب عادت وقتیہ ہو جائے گی۔[۳]

فاطمہ: اگر عورت عادت وقتیہ نہ رکھتی ہو مثلًا وہ لڑکی جسے پہلی دفعہ خون آرہا ہے یا (

---

[۳] مثلًا اُسے دو قمری مہینے پے در پے ساتویں دن خون آئے

مضطربہ) وہ عورت جو معین عادت نہیں رکھتی، وہ کس وقت اپنے کو حائض شمار کرے گی؟

ماں: اگر مندرجہ ذیل دو امر میں سے کوئی ایک ہو تو وہ عورت اپنے کو حائض شمار کرے گی:

۱۔ اگر خون میں حیض کی صفات ہوں یعنی سرخ یا سیاہ رنگ کا ہو اور گرمی، فشار اور جلن کے ساتھ خارج ہو۔

۲۔ خون باہر آئے اور عورت کو اطمینان ہو جائے کہ یہ خون تین دن یا اس سے زیادہ آئے گا۔

فاطمہ: اگر مذکورہ موارد میں سے کسی ایک کے سبب عورت خود کو حائض سمجھے اور نماز نہ پڑھے لیکن تین گزرنے سے پہلے خون مکمل طور پر بند ہو جائے اور معلوم ہو کہ وہ خون حیض نہیں تھا تو اس کا کیا فریضہ ہے؟

ماں: وہ نمازیں جو اس مدّت میں نہیں پڑھی اس کی قضاء بجالائے

فاطمہ: اگر خون عورت کی عادت کے دنوں سے زیادہ ہو جائے لیکن دسویں دن یا اس سے پہلے بند ہو جائے تو حکم کیا ہے؟

ماں: تمام مدّت جس میں خون آرہا ہے خود کو حائض شمار کرے گرچہ خون بعض اوقات حیض کی صفات نہ رکھتا ہو۔

فاطمہ: اگر خون دس دن سے زیادہ آئے اور عورت عادت وقتیہ اور عددیہ معین رکھتی ہو؟

ماں: فقط اپنی عادت کی مقدار کو حیض شمار کرے اس سے قبل اور بعد کی مدّت کو حیض شمار نہ کرے

فاطمہ: وہ عورت جو عادت معین وقتی اور عددی رکھتی ہو اگر خون اس کی عادت کے زمانے

میں باہر نہ آئے لیکن عادت کا وقت گذرنے کے بعد باہر آئے اور دس دن سے زیادہ آتا رہے اور یہ خون کبھی حیض کے صفات رکھتا ہو تو ان میں کون سا حیض شمار ہوگا؟[۴]

ماں: شروع کا خون جس میں حیض کی صفات ہیں، حیض ہے لیکن اپنے حیض کے دنوں کی تعداد کے برابر حیض قرار دے پس اگر وہ خون جس میں حیض کی صفات پائی جاتی ہوں اس کی عادت کے دنوں کی تعداد سے کم ہو تو اس خون کو جس میں حیض کی صفات نہیں پائی جاتی ملا کر اپنی عادت کے دنوں کی مقدار کے برابر حیض قرار دے اور اگر وہ خون جس میں حیض کی صفات پائی جاتی ہوں اس کی عادت کے دنوں سے زیادہ ہو تو فقط اپنی عادت کی مقدار کے برابر حیض قرار دے اور باقی حیض کا حکم نہیں رکھتا۔

فاطمہ: اگر خون دس دن سے زیادہ آئے اور عورت کی کوئی عادت معین نہ ہو نہ عددی اور نہ ہی وقتی جیسے مبتدئہ (وہ عورت جسے پہلی دفعہ خون آرہا ہے) یا مضطربہ (وہ عورت جسے چند مہینے خون آیا لیکن اس کی عادت معین نہ ہو سکی یا اسکی عادت نامنظّم ہو گئی ہو اور کوئی نئی عادت بھی حاصل نہ ہوئی ہو) تو ایسی عورت اپنے حیض کے خون کو کیسے تشخیص دے؟

ماں: خون حیض کو اس کی صفات کی تبدیلی سے پہچانے گی پس اگر کچھ مدّت حیض کی صفات رکھنے والا خون آئے اور یہ خون تین سے دس دن کے درمیان آئے تو اُسے حیض قرار دے اور جو خون حیض کی صفات نہیں رکھتا اُسے استحاضہ قرار دے۔[۵]

---

[۴] مثلاً کسی عورت کی عادت پہلے دن سے ساتویں دن تک ہے اور کسی ایک مہینے اُسے آٹھویں دن سے حیض کی صفات کے ساتھ خون آئے لیکن چند دن بعد خون استحاضہ کی صفات کا ہو جائے اور بیسویں دن تک آتا رہے

[۵] استحاضہ کی صفات استحاضہ کے سلسلہ میں گفتگو کرتے وقت بیان کی جائے گی

فاطمہ: اگر عورت کو شک ہو کہ خون حیض بند ہو گیا یا نہیں یعنی شک کرے کہ پاک ہوئی ہے یا نہیں تو کیا کرے؟

ماں: خود اپنی تحقیق کرے

فاطمہ: اپنی تحقیق کیسے کی جاتی ہے؟

ماں: کچھ مقدار روئی اپنی شرمگاہ کے اندر رکھے اور تھوڑا صبر کرے اور پھر اُسے باہر لائے پس اگر روئی سفید ہو اور آلودہ نہ ہو تو یہ عورت پاک شمار ہو گی، لازم ہے غسل کرے اور اپنی عبادتوں کو جیسے نماز اور روزہ بجالائے اور اگر روئی خون سے آلودہ یا بھری ہوئی ہو تو معلوم ہوگا کہ ابھی عورت حیض سے پاک نہیں ہوئی۔

فاطمہ: اگر عورت کو معلوم ہو جائے کہ حائض ہو گئی ہے تو اُسے کن اُمور کو انجام دینا ہوگا اور کن چیزوں کو ترک کرنا ہوگا؟

ماں: حیض کے دنوں میں عورت کے احکام مندرجہ ذیل ہیں:

۱. حائض عورت کی نماز صحیح نہیں ہے خواہ واجب نماز ہو یا مستحب اور وہ نمازیں جو حیض کی وجہ سے اس سے فوت ہوئی ہیں ان کی قضاء نہیں ہے۔

۲. حائض عورت کا روزہ صحیح نہیں ہے لیکن جن روزں کو ماہ رمضان میں حیض کی وجہ ے انجام نہیں دیا اُن کی قضاء بجا لائے اور اسی طرح اگر نذر (منت) پر عمل نہ کرسکے تو اس دن کی قضاء بجالانا لازم ہے۔

۳. حائض عورت سے آگے کی شرمگاہ میں ہمبستری حرام ہے لیکن خون کے قطع ہونے

کے بعد یہ کام جائز ہے [البتّہ شرمگاہ کو دھونے کے بعد] گرچہ غسل نہ کیا ہو۔

٤. حیض کی حالت میں عورت کا طلاق صحیح نہیں ہے البتّہ بعض موارد میں استثناء کیا گیا ہے جو توضیح المسائل میں بیان کیا گیا ہے

٥. حیض کی حالت میں بدن کے کسی حصے کو قرآن کے خط یا [خداوند متعال کے مخصوص نام یا صفات] سے مس کرنا حرام ہے

٦. مسجد الحرام یا مسجد النبی میں وارد ہونا یا دوسری مسجدوں میں ٹھہرنا یا کسی چیز کا رکھنا حائض عورت پر حرام ہے

٧. واجب سجدے کی آیات کا پڑھنا حائض کے لئے حرام ہے[٦]

٨. حائض عورت سے طواف صحیح نہیں ہے خواہ واجب طواف ہو یا مستحب

٩. حیض قطع ہونے کے بعد نماز کے لیے غسل کرنا لازم ہے۔

---

[٦] واجب سجدے: سورہ سجدہ آیت ۱۵/ سورہ فصلت آیت ۳۷/ سورہ النجم آیت ۶۲/ سورہ علق آیت ۱۹

استحاضہ کے سلسلے میں گفتگو

دوسرے دن ماں پھر اپنی جگہ پر بیٹھیں اور استحاضہ کے سلسلہ میں گفتگو شروع کی جیسے ہی ماں کی زباں پر لفظ استحاضہ آیا میرے ذہن میں آیا کہ اس لفظ کا اصلی حرف لفظ حیض کی طرح ہے لیکن ایک جدید شکل میں ہے، اس لئے استحاضہ کا بھی تصوّر حیض کی طرح تھا۔

فاطمہ: کیااستحاضہ صرف عورتوں سے مخصوص ہے؟

ماں: ہاں

فاطمہ: کیا یہ بھی خون ہے جو آتا ہے؟

ماں: ہاں..... لیکن....

فاطمہ: کیا لیکن؟

ماں: لیکن بشرطیکہ حیض، زخم، جراحت یا بکارت کا خون نہ ہو

فاطمہ: یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ خون جو عورت کو آئے اور حیض، نفاس، زخم، جراحت یا بکارت کا خون نہ ہو تو وہ استحاضہ ہے

ماں: ہاں

فاطمہ: یہ تمام خون مختلف ہیں؟!

ماں: ان میں سے بعض کا سبب عورت کے حاملہ ہونے کی صلاحیت کا ہونا اور جوان ہونے کی علامت ہے، نہیں دیکھا جب عورت سن رسیدہ ہو جاتی ہے اور اُسے خون حیض آنا بند ہو

جاتا ہے پھر وہ حاملہ نہیں ہوتی۔

فاطمہ: زخم، جراحت اور اسی طرح نفاس کا خون معمولاً معلوم ہوتا ہے لیکن استحاضہ کے بارے میں عورت کو کیسے معلوم ہو کہ یہ خون استحاضہ ہے؟ خون حیض نہیں ہے؟

ماں: کیا خون حیض کی صفات تمھیں یاد ہیں؟

فاطمہ: جی، خون حیض معمولاً سرخ یا سیاہ رنگ کا ہوتا ہے جو جلن اور حررات کے ساتھ خارج ہوتا ہے

ماں: معمولاً خون استحاضہ کی صفات خون حیض سے مختلف ہے، خون استحاضہ معمولاً زرد رنگ، پتلا اور بغیر فشار اور جلن کے خارج ہوتا ہے

فاطمہ: عورت شادی کے پہلے دن کیسے تشخیص دے کہ خون بکارت ہے یا خون استحاضہ ؟

ماں: خون بکارت روئی کے اطراف میں لگتا ہے اور دائرے کے مانند اس کے اطراف کو آلودہ کرتا ہے لیکن استحاضہ کبھی روئی کے اندر نفوذ کرتا ہے اور کبھی اس سے بھی عبور کرکے کپڑے میں بھی سرایت کرتا ہے

فاطمہ: پس ممکن ہے استحاضہ کاملا روئی میں سرایت کرے؟

ماں: ہاں، اور یہ بھی ممکن ہے کہ کاملا روئی میں سرایت نہ کرے اور کلی طور پر استحاضہ کی تین قسم ہے:

استحاضہ قلیلہ: وہ خون ہے جو روئی کے اوپری حصے کو آلودہ کرے لیکن چونکہ کم ہوتا ہے اس لیے روئی کے اندر سرایت نہیں کرتا

استحاضہ متوسّطہ: وہ خون جو روئی کے اندر سرایت کرے لیکن روئی سے کپڑے تک نہ پہنچے

استحاضہ کثیرہ: وہ خون ہے جو روئی میں مکمل طور پر سرایت کرنے کے بعد اس سے عبور کرکے اس کپڑے تک پہونچ جائے (جسے عورتیں معمولاً خون روکنے کے لیے استعمال کرتی ہیں) اور کپڑے کو بھی آلودہ کرے۔

فاطمہ: ان تینوں موارد میں سے ہر ایک کا حکم کیا ہے؟

ماں: استحاضہ قلیلہ میں واجب ہے کہ ہر نماز کے لئے وضو کریں خواہ وہ نماز واجب ہو یا مستحب لیکن غسل لازم نہیں ہے

استحاضہ متوسّطہ میں لازم ہے کہ عورت ہر نماز کے لیے وضو کرے [اور ہر روز صبح نماز سے پہلے ایک غسل کرے]

فاطمہ: اس کے لیے ایک مثال بیان کریں؟

ماں: مثلاً عورت نماز صبح سے پہلے متوجّہ ہو کہ مستحاضہ ہے اور تحقیق کرنے کے بعد معلوم ہو کہ استحاضہ متوسّطہ ہے [لازم ہے کہ غسل کرے] اور پھر نماز صبح کے لیے وضو کرے اور اسکا یہ غسل ان وضو کے ساتھ جو بقیہ تمام نمازوں کے لیے کرے گی اس دن کے لیے کافی ہے پس اگر دوسرے دن بھی ایسا رہا تو [دوبارہ غسل کرے] اور وضو کرے اور جب تک استحاضہ کی صفات کم یا زیادہ نہ ہو یہی حکم رہے گا۔

فاطمہ: استحاضہ کثیرہ میں عورت پر لازم ہے کہ ہر روز تین غسل کرے ایک غسل صبح کے لیے، ایک غسل نماز ظہر و عصر کے لیے البتّہ اُس صورت میں جب نماز ظہر و عصر ایک

ساتھ پڑھے اور اسی طرح ایک غسل نماز مغرب اور عشاء کے لیے کرے اگر انھیں ایک ساتھ پڑھے

فاطمہ : اگر دو نماز میں فاصلہ دے تو کیا حکم ہے

ماں : تو اس صورت میں ہر نماز کے لیے ایک غسل کرنا ہوگا

فاطمہ : کیا یہ حکم استحاضہ کثیرہ کے تمام حالات میں جاری ہوگا؟

ماں : نہیں، یہ حکم اس صورت میں ہے جب خون مسلسل قطع ہوئے بغیر روئی پر لگ رہا ہو لیکن اگر روئی پر خون وقفہ سے لگ رہا ہو اس طرح سے کہ عورت اس فاصلے میں غسل کر کے ایک یا چند نماز پڑھ سکے تو اس صورت میں جب خون روئی سے کپڑے تک پہونچے [دوبارہ غسل بجالائے] مثلاً اگر غسل کرکے نماز ظہر پڑھی اور نماز عصر پڑھنے سے پہلے یا پڑھتے وقت خون روئی سے کپڑے تک پہونچے [تو واجب ہے کہ نماز عصر کے لیے دوبارہ غسل کرے] لیکن اگر خون کے قطع ہونے کا فاصلہ اتنا ہو کہ عورت غسل کرکے دو یا چند نماز پڑھ سکتی ہو تو اس صورت میں دوسری نماز کے لیے غسل کی ضرورت نہیں ہے۔

فاطمہ : کیا استحاضہ ایک قسم سے دوسری قسم میں تبدیل ہوتا ہے؟

ماں : ہاں بعض اوقات ممکن ہے استحاضہ قلیلہ، کثیرہ یا متوسّطہ میں تبدیل ہو جائے یا اس کے برعکس

فاطمہ : عورت کو کیسے معلوم ہوگا کہ استحاضہ ایک قسم سے دوسری قسم میں تبدیل ہو گیا ہے؟

ماں: [لازم ہے نماز سے پہلے اپنی تحقیق کرے] اور اس کے مطابق عمل کرے، پس اگر معلوم ہو کہ استحاضہ قلیلہ ہے تو مستحاضہ قلیلہ کے احکام پر عمل کرے اور اگر معلوم ہو کہ استحاضہ متوسّطہ ہے تو استحاضہ متوسّطہ کے احکام پر عمل کرے اور.....

فاطمہ: اگر روئی خون سے آلودہ ہو یا کپڑا آلودہ ہو جائے تو عورت کا کیا فریضہ ہے؟

ماں: اگر اس کا استحاضہ قلیلہ یا متوسّطہ ہو بہتر ہے کہ روئی اور کپڑے کو ہر نماز سے پہلے تبدیل یا پاک کرے، اور اگر استحاضہ کثیرہ ہو تو امکان کی صورت میں [لازم ہے اُسے تبدیل یا پاک کرے] اور چنانچہ اس کے لیے ضرر اور نقصان نہ ہو تو غسل ختم ہونے کے بعد سے نماز ختم ہونے تک خون کو باہر آنے سے روکے۔

فاطمہ: اگر مستحاضہ عورت اپنے فریضے پر عمل کرے تو کیا لازم ہے کہ فوراً نماز پڑھے؟

ماں: [ہاں]

فاطمہ: استحاضہ کے احکام کیا ہیں؟

ماں: اس کے احکام یہ ہیں کہ:

اول: اگر استحاضہ قلیلہ یا متوسّطہ ہو اور خون قطع ہو جائے تو نماز کے لیے وضو کرنا کافی ہے اور اگر کثیرہ ہو تو خون قطع ہونے کے بعد نماز پڑھنے کے لیے غسل کرے۔

دوم: جس عورت کو استحاضہ کی تین قسموں میں سے کوئی ایک قسم کا خون آرہا ہو اس کے لیے طہارت کے بغیر قرآن کے خط کا مس کرنا جائز نہیں ہے ہے مگر یہ کہ اپنے فریضے کے مطابق طہارت حاصل کر لینے کے بعد مس کر سکتی ہے وہ بھی صرف نماز ختم ہونے تک

مس کرنا جایز ہے۔

سوم: مستحاضہ عورت کو طلاق دینا صحیح ہے

چہارم: وہ احکام جو حائض کے لیے ہیں مستحاضہ کے لئے نہیں ہیں اور حائض کے احکام یہ ہیں کہ:

آگے کی شرمگاہ میں ہمبستری کرنا، مسجد میں داخل ہونا اور اس میں ٹھرنا یا کسی چیز کا رکھنا، واجب سجدے کی آیتوں کا پڑھنا حرام ہے۔

پنجم: جو عورت مستحاضہ قلیلہ اور متوسّطہ ہے اس کا روزہ صحیح ہے گرچہ نماز کے لیے اپنے فریضے پر عمل نہ بھی کرے اور استحاضہ کثیرہ کا روزہ بعض فقہاء کی نظر میں اس وقت صحیح ہوگا جب اپنے واجب غسلوں کو انجام دے یعنی روزے کے صحیح ہونے کے لیے گذشتہ شب اور اس دن کے غسل استحاضہ کا انجام دینا لازم ہے، لیکن صحیح نظریہ یہ ہے کہ اس کا روزہ صحیح ہے گرچہ واجب غسلوں کو انجام نہ دیا ہو

ششم: جو عورت مستحاضہ کثیرہ ہے اس کے لیے غسل کے بعد وضو کرنا لازم نہیں ہے لیکن جو عورت مستحاضہ متوسّطہ ہے لازم ہے کہ [غسل] کے بعد وضو بھی کرے۔

نفاس کے سلسلہ میں گفتگو

تیسرے دن ماں نے کہا: آج تم سے نفاس کے سلسلہ میں گفتگو کریں گے

فاطمہ : نفاس کیا ہے؟

ماں : وہ خون ہے جو ولادت کے وقت یا ولادت کے بعد ولادت کی وجہ سے عورت سے خارج ہوتا ہے اور اس حالت میں عورت کو نفساء کہتے ہیں

فاطمہ : نفاس کتنے دن آتا ہے؟

ماں : نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدّت دس دن ہے۔

فاطمہ : اور نفاس کی کم سے کم مدّت کتنی ہے؟

ماں : کم سے کم کی کوئی خاص مقدار مخصوص نہیں ہے ممکن ہے ایک منٹ یا اس سے بھی کم ہو۔

فاطمہ : کیا عورتوں کا نفاس ایک دوسرے سے الگ اور مختلف ہوتا ہے؟

ماں : نفساء عورتیں تین قسم کی ہیں اور ان میں ہر ایک لیے مخصوص احکام ہیں :

اول: وہ عورت جسے دس دن سے زیادہ خون نہ آئے

فاطمہ : اس عورت کا حکم کیا ہے؟

ماں : خون آنے کی تمام مدّت کو نفاس قرار دے

دوم: جس عورت کو دس دن سے زیادہ خون آئے اور وہ حیض میں عادت عددیہ معین رکھتی

ہو مثلاً حیض میں اس کی عادت ہر مہینے پانچ دن ہو

فاطمہ : اس عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

ماں : اپنی عادت کی مقدار کے برابر نفاس قرار دے مثلاً مذکورہ مثال میں پانچ دن نفاس قرار دے

فاطمہ : اور پانچ دن کے بعد جو خون آئے اس کا کیا حکم ہے؟

ماں : اُسے استحاضہ قرار دے

سوم : جس عورت کو دس دن سے زیادہ خون آئے اور حیض میں عادت عددیہ معین بھی نہ رکھتی ہو

فاطمہ : اس کا کیا حکم ہے؟

ماں : دس دن نفاس قرار دے

فاطمہ : اگر نفساء عورت حیض کی معین عادت رکھتی ہو اور اس کو عادت کے دنوں سے زیادہ خون آئے اور اُسے یہ بھی معلوم نہ ہو کہ یہ خون دس سے پہلے قطع ہو جائے گا یا اس کے بعد بھی آتا رہے گا تو اس کا کیا وظیفہ ہے؟

ماں : دسویں دن تک عبادت کو ترک کر سکتی ہے پھر اگر دس دن تمام ہونے سے پہلے خون آنا بند ہو جائے تو تمام مدّت کو نفاس قرار دے گی اور اگر دس دن سے زیادہ خون آتا رہے تو غسل کرے اور مستحاضہ عورت کے احکام پر عمل کرے

فاطمہ : پس ان عبادتوں کا حکم کیا ہے جو اس نے اس فاصلے (عادت کے ختم ہونے سے دس دن

پورا ہونے تک) میں ترک کیا ہے؟

ماں: اسے استحاضہ قرار دے اور جو عبادتیں ترک کی ہیں ان کی قضاء بجا لائے۔

فاطمہ: اگر شروع میں خون آنا بند ہو جائے اور چند دن بعد دوبارہ خون آئے اور دسویں دن یا اس سے پہلے قطع ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ماں: دونوں خون کو نفاس قرار دے

فاطمہ: پس ان دونوں خون کے درمیان جو پاک تھی اس کا کیا حکم ہے؟

ماں: ان دنوں میں [پاک عورت کے فریضے پر بھی عمل کرلے اور جو چیزیں نفساء پر حرام ہیں انھیں بھی ترک کرے] (مثلاً اس مدّت میں نماز اور روزہ بھی بجالائے اور قرآن کے خط کو مس نہ کرے اور مسجد میں نہ ٹھہرے)

فاطمہ: اگر خون آئے اور پھر قطع ہو کر دوبارہ شروع ہو اور پھر قطع ہو جائے اور اسی طرح رکتا رہے اور آتا رہے لیکن مجموعاً خون دس دن سے زیادہ نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ماں: وہ تمام مدّت جس میں خون آیا ہے اُسے نفاس قرار دے اور دو خون کے درمیان کی پاکی میں [لازم ہے کہ پاک عورت کے فرائض کو انجام دے اور جو چیزیں نفساء پر حرام ہیں انھیں بھی ترک کرے]

فاطمہ: اگر نفاس ختم ہو جائے اور پھر دوبارہ خون آئے تو کیا حکم ہے؟

ماں: ہر وہ خون جو نفاس ختم ہونے کے بعد دس دن تک آئے استحاضہ ہے خواہ حیض کی صفات رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو اور خواہ خون اس کی عادت کے ایام میں آئے یا عادت کے ایام کے علاوہ

آئے

فاطمہ: نفساء عورت کے کیا احکام ہیں؟

ماں: وہ تمام احکام جو حائض عورت کے لیے بیان ہوئے نفساء کے لیے بھی ہیں خواہ واجبات ہوں یا محرّمات [یہاں تک کہ واجب سجدے کی آیتوں کا پڑھنا، مسجد الحرام یا مسجد النبی (ص) سے گزرنا، اور باقی مساجد میں ٹھہرنا یا کسی چیز کا مسجد میں رکھنا]

غسل کے سلسلہ میں گفتگو

آج ماں مجھے غسل کرنے کا طریقہ سکھائیں گی

ماں: غسل دو طرح کا ہے غسل ارتماسی، غسل ترتیبی

فاطمہ: غسل ارتماسی کیا ہے؟

ماں: اپنے تمام بدن کو غسل کی نیت سے ایک دفعہ پانی میں ڈبونا البتّہ غسل ارتماسی کا دوسرا طریقہ بھی ہے جو توضیح المسائل میں بیان کیا گیا ہے؟

فاطمہ: غسل ترتیبی یہ ہے غسل کی نیت سے پہلے تمام سر اور گردن اور پھر باقی بدن کو دھوئیں اور بہتر ہے کہ سر اور گردن کو دھونے کے بعد پہلے بدن کے دائیں حصے کو اور پھر بائیں حصے کو دھوئے البتّہ کان کا ظاہری حصے کو دھونا کافی ہے اس کے اندر پانی پہوچانا لازم نہیں ہے [اور اگر شاور سے غسل کر رہا ہے تو سر اور گردن دھونے کے بعد شاور کے نیچے سے ہٹ جائے گرچہ ایک لمحہ کے لیے اور پھر باقی بدن کو دھونا شروع کرے]

فاطمہ: کیا غسل کے لیے بھی کچھ شرائط ہیں

ماں: ہاں، غسل میں بھی وضو کے شرائط کی رعایت کرنا لازم ہے جیسے نیت، پانی پاک، مباح، اور مطلق ہو اور اعضای بدن پاک ہو اور اعضاء کے دھونے میں ترتیب کی رعایت کرنا، اعضاء بدن کو امکان کی صورت خود غسل کرنے والا دھوئے اور پانی کے استعمال کے لیے کوئی مانع نہ ہو جیسے بیماری نہ ہو لیکن وضو اور غسل میں دو چیزوں پر توجّہ رکھے

فاطمہ : وہ دو چیزیں کیا ہیں؟

ماں : اول : غسل میں بدن کو اوپر سے نیچے کی طرف دھونا لازم نہیں ہے

دوم : غسل میں موالات (پے در پے ہونا) لازم نہیں ہے.بخلاف وضو کہ اس میں شرط ہے، پس سر اور گردن کے دھونے کے بعد باقی بدن کو فاصلہ دے کر دھو سکتے ہیں گرچہ سر اور گردن خشک ہو گیا ہو البتّہ اس نکتہ کی طرف توجّہ رہے کہ وضو میں چہرہ دھوتے وقت بھوٗوں کے ظاہری حصے کا دھونا کافی ہے اور اس کے نیچے کی کھال کا دھونا لازم نہیں ہے، یا سر کے مسح کرنے میں بال کے ظاہری حصے پر مسح کرنا کافی ہے جب کہ غسل میں پانی کو بھوٗوں اور سر کے بال کے نیچے کھال تک پہونچانا لازم ہے، اور مرد افراد بھی پانی کو داڑھی اور مونچھ کے نیچے کھال تک پہنچائیں اور دوسری بات یہ کہ......

فاطمہ : دوسری بات کیا ہے؟

ماں : غسل جنابت وضو سے کفایت کرتا ہے۔

فاطمہ : یعنی اگر نماز کے لیے غسل انجام دیں تو وضو کرنا ضروری نہیں ہے !

ماں : ہاں، وضو کیے بغیر اسی غسل سے نماز پڑھے

فاطمہ : اگر عورت غسل جنابت، غسل حیض اور غسل جمعہ انجام دینا چاہے تو کیا حکم ہے؟

ماں : ایک غسل، جنابت یا غسل حیض کی نیت سے بجالائے کافی ہے اور باقی غسلوں سے کفایت کرے گا، البتّہ غسل جمعہ کی نیت کرے گرچہ اجمالاً و گرنہ [غسل جنابت اور باقی غسل، جمعہ کے غسل سے کفایت نہیں کرے گا]

یہاں پر چند نکات تمہارے لیے بیان کردوں جو کہ غسل کے انجام دینے میں مفید ہے:

۱. اگر تمہارے بدن پر کوئی نجاست ہو تو غسل انجام دینے سے پہلے مطمئن ہو جاو کہ بدن پر نجاست باقی نہیں ہے۔

۲. غسل کے لیے ہر وہ چیز جو بدن تک پانی پہونچنے میں رکاوٹ ہے اسے بر طرف کرو جیسے: گوند یا ناخن پالش اور اگر اس کا بر طرف کرنا بہت سخت اور غیر ممکن ہو تو تمہارا فریضہ تیمّم ہو گا لیکن اگر وہ مانع اعضای تیمّم پر ہو [تو اس صورت میں لازم ہے کہ غسل اور تیمّم دونوں انجام دے]

۳. اگر بدن کے دھوتے وقت شک کرے کہ پورے سر اور گردن کو دھویا ہے یا نہیں تو اس صورت میں [لازم ہے] کہ مشکوک مقدار کو دھولے۔

فاطمہ: غسل جنابت، غسل حیض، نفاس، استحاضہ، غسل میت، غسل مس میت یہ تمام واجب غسل ہیں، کیا ان کے علاوہ اور بھی غسل ہے؟

ماں: ہاں، لیکن وہ مستحب غسل ہیں جیسے:

الف: غسل جمعہ، جو کہ ان مستحبات میں سے ہے جس کی تاکید کی گئی ہے، اور اس کے انجام دینے کا وقت جمعہ کے دن صبح کی اذان کے بعد سے سورج غروب ہونے تک ہے اور بہتر ہے کہ ظہر کے قریب بجا لایا جائے۔

ب: غسل احرام

ج: عید الفطر اور عید قربان کے دن کا غسل، اور اس کا وقت طلوع فجر سے غروب آفتاب تک

ہے اور بہتر یہ ہے کہ عید کی نماز سے پہلے کر لیا جائے۔

د: ذی الحجہ کی نویں اور دسویں تاریخ کا غسل، اور بہتر یہ ہے کہ نویں تاریخ کا غسل ظہر کے وقت بجالائے۔

ھ: ماہ رمضان کی سترھویں، انیسویں، اکیسویں کی رات کا غسل

و: غسل استخارہ

ز: غسل استسقاء (بارش ہونے کی دعا کرنے کے لیے غسل)

ح: مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لیے غسل۔

ط: خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے غسل

ی: مسجد نبوی میں داخل ہونے کے لیے غسل اور یہ تمام غسل وضو سے کفایت کرتا ہے۔

البتّہ اور بھی مستحب غسل ہیں کہ مختصر گفتگو کی وجہ سے ان کا ذکر نہیں کر رہے ہیں ان میں سے بعض جن کا مستحب ہونا ثابت ہے وضو سے کفایت کرتا ہے اور بعض دیگر جن کا مستحب ہونا معتبر شرعی دلیل سے ثابت نہیں ہے وضو سے کفایت نہیں کرتا، لیکن رجاء مطلوبیت کی نیت سے انھیں انجام دیا جاسکتا ہے

تیمّم کے سلسلہ میں گفتگو

آج ماں سے تیمّم کے بارے میں گفتگو کرنی ہے اور ایسا لگ رہا ہے کہ لفظ تیمّم میرے لیے آشنا ہے اور اس لفظ پر تلاوت قرآن کے وقت نظر پڑی ہے لیکن یہ یاد نہیں ہے کہ یہ لفظ کس آیت اور کس سورہ میں ہے اس لیے آج کی گفتگو اس سوٴال سے شروع کیا ہے:

فاطمہ: ماں مجھے یاد نہیں آرہا کہ لفظ تیمّم قرآن میں کس جگہ دیکھا ہے؟

ماں: یہ لفظ سورہ نساء میں آیا ہے، خداوند متعال ارشاد فرماتا ہے

إِنْ كُنْتُمْ مَرْضىٰ أَوْ عَلىٰ سَفَرٍ أَوْ جاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغائِطِ أَوْ لامَسْتُمُ النِّساءَ فَلَمْ تَجِدُوا ماءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيداً طَيِّباً فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَ أَيْدِيكُمْ إِنَّ اللّهَ كانَ عَفُوًّا غَفُوراً ﴿النساء، ۴۳﴾

اگر بیمار ہو یا تم میں سے کوئی رفع حاجت کرکے آیا ہے، یا عورت سے ہمبستری کی ہے اور وضو یا غسل کے لیے پانی نہیں مل رہا ہے، تو ایسی زمیں پر جو اپنی اصلی حالت سے خارج نہیں ہوئی (تیمّم کرو) اور اپنے چہرے اور ہاتھ کے کچھ حصے کو اس سے مسح کرو، کہ خدا تم سے گذشت کرلے گا اور تمہیں بخش دے گا

یہ آیت ہمیں سکھاتی ہے کہ کس وقت، کسی چیز پر اور کیسے تیمّم کریں

فاطمہ: ماں... کس وقت تیمّم کرنا ہوگا؟

ماں: مندرجہ ذیل موارد میں غسل یا وضو کے بدلے تیمّم کرنا ہوگا:

۱. وضو یا غسل کرنے کے لئے لازم مقدار میں پانی نہ ہو۔

۲. پانی لازم مقدار میں موجود ہو لیکن اس تک رسائی نہ ہو مثلًا بیماری کی وجہ پانی تک پہونچنا ممکن نہ ہو، یا اس پانی کا استعمال کرنا کسی حرام کام کے انجام دینے پر موقوف ہو مثلًا آب مباح غصبی برتن میں ہو، یا پانی حاصل کرنے میں جان، مال یا آبرو کے خطرے میں پڑنے کا خوف ہو۔

۳. اگر مختصر پانی موجود ہو لیکن اس بات کا خوف ہو کہ اگر تم اس پانی کو وضو یا غسل میں استعمال کروگی تو خود یا کوئی دوسرا شخص جو تم سے وابستہ ہے جس کی حفاظت کرنا تمھاری شان میں ہے پیاسا رہ جائے گا، بلکہ اگر کسی حیوان کے پیاسے رہ جانے کا خوف ہو جس کا زندہ رہنا تمہارے لیے اہمیت رکھتا ہے، تو اس صورت میں بھی تمہارا فریضہ تیمّم ہے

۴. وقت اتنا تنگ ہو کہ غسل یا وضو (جو مکلّف کا وظیفہ ہو) کرکے وقت میں پوری نماز پڑھنے کے لیے کافی وقت نہ ہو۔

۵. اگر غسل یا وضو کے لیے پانی حاصل کرنا یا غسل اور وضو کے لیے پانی کا استعمال کرنا شدید مشقّت اور حرج کا باعث ہو کہ جس کا تحمل کرنا سخت ہے مثلاً پانی کو حاصل کرنے کے لیے کسی سے درخواست کرنا پڑے جو کہ انسان کے لیے ذلّت اور خواری کا باعث ہے، یا پانی کی کیفیت ایسی ہو گئی ہو جس سے کراہت آتی ہو اور اُسے استعمال کرنا انسان کے لیے مشقّت اور حرج رکھتا ہو۔

۶. اگر تمہارا فریضہ یہ ہو کہ وضو یا غسل کے پانی کو کسی دوسرے کام میں استعمال کرو مثلاً مسجد نجس ہو گئی ہو اور تمہارا وظیفہ یہ ہو کہ پانی کو مسجد کی نجاست برطرف کرنے کے لیے استعمال کرو۔

۷. اگر وضو یا غسل کے لیے پانی استعمال کرنے سے نقصان پہونچنے کا خوف مثلاً بیمار ہو جاؤ گی یا بیماری طولانی یا شدید ہو جائے گی، یا اس کا علاج سختی سے ہو گا، اور ان تمام

صورتوں میں تمہارا فریضہ وضو جبیرہ نہ ہو۔

فاطمہ: اب واضح ہو گیا کہ کس وقت تیمّم کرنا ہے، لیکن کس چیز پر تیمّم کرنا ہو گا؟

ماں: خاک، ریت، مٹّی کے ڈھیلے، پتھر اور ان کی طرح ہر وہ چیز جس پر زمین صادق آئے اس پر تیمّم کرو، بشرطیکہ پاک اور [صاف] اور غصبی نہ ہو

فاطمہ: تیمّم کس طرح کروں؟

ماں: ابھی میں تمہارے سامنے تیمّم کر رہی ہوں تاکہ تم سیکھ لو....

ماں نے یہ کہنے کے بعد تیمّم کرنا شروع کر دیا، پہلے اپنے ہاتھ سے انگوٹھی اتاری پھر دونوں ہاتھ کی ہتھیلی کو [ایک ساتھ] زمین پر مارا پھر دونوں ہاتھ کو ملا کر اس کی ہتھیلی کو اپنی پیشانی کے اوپر رکھا اور جہاں سے سر کے بال اُگتے ہیں وہاں سے [بھوؤں] اور ناک کے اوپر تک کھنیچا پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کی پشت پر گٹے سے انگلیوں کے سرے تک مسح کیا اور آخر میں دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے بائیں ہاتھ کی پشت پر گٹے سے انگلیوں کے سرے تک مسح کیا۔

فاطمہ: اتنی آسانی اور جلدی سے تیمّم ختم ہو گیا؟!

ماں: ہاں، صرف تیمّم ہی نہیں آسان ہے، بلکہ خداوند متعال فرماتا ہے يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ﴿البقرة،١٨٥﴾ خدا تمہارے لیے مشقّت اور سختی نہیں چاہتا

فاطمہ: کیا تیمّم کے لیے اور بھی شرائط ہیں؟

ماں: ہاں تیمّم کے شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

۱. وضو یا غسل کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو (جیسا کہ پہلے بیان ہوا)

۲. تیمّم کو قربتاالی اللہ کی نیت سے انجام دے۔

۳. جس چیز پر تیمّم کر رہی ہو پاک اور [صاف] ہو اور غصبی نہ ہو اور کسی دوسری چیز سے جس پر تیمّم صحیح نہیں ہے مخلوط نہ ہو مثلاً خاک راکھ سے مخلوط ہو جائے البتّہ اگر راکھ کی مقدار اتنی کم ہو کہ مخلوط ہو کر مستھلک[۲] ہو جائے، تو تیمّم صحیح ہے۔

٤. [جس چیز پر تیمّم کر رہی ہو اس پر اتنی گرد و غبار ہو ہاتھ میں لگے، اس بناء پر ایسے پتھر پر تیمّم جس پر گرد و غبار نہیں ہے، صحیح نہیں ہے]

٥. پیشانی کا مسح [اوپر سے نیچے کی طرف ہو]

٦. تیمّم اس وقت صحیح ہے جب آخری وقت تک عذر کے بر طرف ہونے سے ناامید ہو یا تیمّم نماز یا ایسے واجب کے لیے کر رہا ہو جس کا وقت محدود ہو۔

۷. تیمّم حتی لامکان خود سے کرو اور کسی سے مدد نہ لو

۸. تیمّم کے افعال پے درپے انجام دو پس اگر افعال کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ نہ کہیں تیمّم کر رہی ہو تو باطل ہے۔

۹. تیمّم کے اعضاء پر کوئی مانع نہ ہو مثلاً ہتھیلی یا پیشانی پر کوئی رکاوٹ ہو تو تیمّم صحیح نہیں ہے

۱۰. پیشانی پر مسح دائیں ہاتھ سے پہلے کرے اور دائیں ہاتھ پر بائیں ہاتھ سے پہلے مسح

---

[۲] اس کی مقدار اتنی کم ہو کہ عرفانہ ہونے کے برابر ہو جائے

کرے۔

فاطمہ: اگر بیماری کی وجہ سے وضو اور غسل میں پانی کا استعمال کرنے سے معذور ہو جاؤں اور تیمّم کرکے نماز پڑھ لوں اور پھر ڈاکٹر کہے کہ پانی استعمال کر سکتی ہو اور نماز کا وقت بھی باقی ہو تو میرا کیا فریضہ ہے؟

ماں: نماز صحیح ہے دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہے البتّہ یہ حکم اس صورت میں ہے جب تیمّم کرنا تمھارے لیے مشروع رہا ہو مثلاً آخر وقت تک عذر کے بر طرف ہونے سے ناامید رہی ہو۔

فاطمہ: اگر ڈاکٹر چند دنوں کے لیے پانی استعمال کرنے سے منع کرے اور میں تیمّم کرکے نماز پڑھوں اور پھر صحیح ہونے کے بعد پانی کے استعمال کی اجازت دے تو جو نمازیں تیمّم کرکے پڑھی ہیں انہیں دوبارہ بجالاؤں؟

ماں: نہیں، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

فاطمہ: اگر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد کسی عذر کی وجہ سے تیمّم کرکے نماز پڑھوں، پھر دوسری نماز کا وقت ہو جائے اور میرا عذر بھی بر طرف نہ ہوا تو کیا دوسری نماز کے لیے بھی تیمّم کرنا ہوگا؟

ماں: نہیں، دوبارہ تیمّم کرنا لازم نہیں ہے، کیونکہ جب تک عذر باقی ہے اور اس کے بر طرف ہونے کا احتمال نہیں دے رہی ہو تو وہی تیمّم باقی رہے گا

فاطمہ: اگر غسل جنابت کے بدلے تیمّم کروں تو نماز کے لیے وضو کرنا ہوگا؟

ماں: نہیں، وہ تیمّم غسل اور وضو دونوں سے کفایت کرے گا

فاطمہ: اگر غسل جنابت کے بدلے تیمّم کروں پھر مثلًا بیت الخلا جاؤں یا سو جاؤں تو وضو یا غسل کے لیے دوبارہ تیمّم کرنا ہوگا؟

ماں: اگر وضو کر سکتی ہو تو وضو کرو ورنہ وضو کے بدلے تیمّم کرو

فاطمہ: اگر بائیں ہاتھ کا مسح کرتے وقت پیشانی یا دائیں ہاتھ کا مسح کرنے میں شک کریں تو میرا فریضہ کیا ہے؟

ماں: اس شک کی پرواہ نہ کرو

فاطمہ: اگر یہ شک تیمّم ختم ہونے کے بعد پیش آئے تو حکم کیا ہے؟

ماں: پھر بھی اس شک کی پرواہ نہ کرو۔